© rasailojaraid.com

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

اَسّی بچوں کی اجتماعی قبر

شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی طرف نیچے اترتے ہوئے راستے میں ایک پہاڑی پر بائیں طرف ایک سکول تھا۔خوبصورت لان ،سرسبز وشاداب پودے،قطار اندر قطار چنار کے درخت،چشمے کی رَل تھرل،رنگ برنگ کے پتھر،صاف ستھرے کمرے،چہچہاتے پرندے، ہنستے مسکراتے بچے،اب وہاں مٹی کا ڈھیر ہے۔جس کے ایک کنارے پرایک نوجوان خاموش،سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھا ہے۔اس کے چہرے پر دُکھ کی کوئی پرچھائیں نہیں،کرب کا کوئی اظہار نہیں۔وہ ہر چیز سے لاتعلق مسلسل اس ڈھیر پرنظریں جمائے بیٹھا ہے۔اس نوجوان سے پوچھا گیا،مٹی کا یہ ڈھیر کیسا ہے؟اس نے بتایا یہ سکول کے بچوں کی قبر ہے۔یہاں بائیں طرف سکول کی عمارت تھی، میں اس سکول کا ٹیچر ہوں۔آٹھ اکتوبر' دو ہزار پانچ' ہفتے کے دن' صبح آٹھ بجے اسمبلی ہوئی، بچے کلاسوں میں چلے گئے۔میرا کوئی پیریڈ نہیں تھا، میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سٹاف روم میں آ گیا۔پہلا پیریڈ ختم ہوا، یکا یک ایک جھٹکا لگا۔ میں باہر کی طرف بھاگا،ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑنے لگے۔نیچے سے زمین ہل رہی تھی،اوپر سے گرتے ہوئے مکانوں اور ٹوٹتے ہوئے پہاڑوں کے ملبے کی بارش تھی۔گرد وغبار کے بادل تھے،ایک قیامت کا سماں تھا۔بس پھر کچھ بھی نہیں تھا۔نہ سکول، نہ عمارت، نہ بالاکوٹ، نہ اس کے مکان، نہ بازار، نہ دکانیں، نہ ہوٹل۔دریائے کنہار کی شاہ اسماعیل شہید مسجد بھی شہید ہو چکی تھی، پورا شہر ایک ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا تھا۔وہ دور پار ایک پہاڑی پر میرا گھر تھا، جو اَب نہیں ہے۔مَیں نے اپنے ساتھی اساتذہ اور معصوم بچوں کی چیخیں سنیں اور کچھ نہ کر سکا، صرف اَسّی بچوں کی لاشیں نکالی جا سکیں۔یہ مٹی کا ڈھیر انہی بچوں کی اجتماعی قبر ہے......کتابیں اور بستے بکھرے ہوئے ہیں، ڈیسک اور بینچ، اُلٹے پڑے ہیں،غم زدہ مائیں آتی ہیں، پاگلوں کی طرح بال کُھلے ہیں، آنکھیں پتھرائی ہوئی ہیں، کاپیاں اور بستے دیکھتی ہیں صبر اور دکھ کے زرد آنچل میں سارے درد چھپائے ہوئے روتے روتے ہنس پڑتی ہیں۔ہنستے ہنستے رو پڑتی ہیں۔مجھ سے کہتی ہیں''ماسٹر جی !ابھی سکول میں چھٹّی نہیں ہوئی۔مَیں کب سے اپنے لال کا انتظار کر رہی ہوں۔''انہیں کیا خبر کہ موت کے سکول میں چھٹّی نہیں ہوتی۔مَیں بدقسمت' غم والم کا تشنج سہنے کے لیے زندہ ہوں ......کاش!مَیں بھی ان بچوں کے ساتھ مر گیا ہوتا!

© rasailojaraid.com